✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

امن و سلامتی کے سفیر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور:56)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سنو سنو! یہ محبت کی بات ہے لوگو!
پیو پیو! کہ یہ آبِ حیات ہے لوگو!
اُٹھو اُٹھو! کہ صدائے ورا ہوئی ہے بلند
چلو چلو! کہ یہ راہِ نجات ہے لوگو!

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ ”امن و سلامتی کے سفیر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ“

اصل موضوع کی طرف آنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امن کے سفیر کی خلیفہ کے لفظ کے ساتھ نسبت قائم کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم سورۃ النور آیت 56 میں خلافت کا ایک بہت بڑا مقصد قیامِ امن قرار دیا ہے۔ گویا کہ خلیفہ خواہ براہ راست اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہو جیسے آدمؑ یا اللہ کے نمائندہ کا نمائندہ ہو۔ اُس کی اوّلین ذمہ داری امن کا قیام ہے کیونکہ خلافت کے قیام کی برکت سے دنیا میں تشدّد اور فساد امن میں بدل جائے گا۔ یُوں اللہ تعالیٰ کا ہر خلیفہ، ہر فرستادہ، ہر نبی اور ہر رسول امن و سلامتی کا سفیر ہوتا ہے۔ اِس ناطے سے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح نصرہ اللہ تعالیٰ نصراً عزیزاً ساری دنیا کے لئے امن و سلامتی کے سفیر ہیں۔ جس کو انگلش میں ہم Ambassador of Peace کہہ سکتے ہیں کیونکہ دنیا آپ کو Khalifa of the age اور Khalifa of the world کا خطاب دے چکی ہے۔ اَمن واماں اور اَمن و سلامتی کا دینِ اسلام کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ اسلام کے معنی سلامتی کے ہیں اور اِس پر ایمان لانے والا مسلم اور مؤمن کہلاتا ہے۔ بانیٔ اسلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دو اصطلاحوں کی خود یوں تعریف فرمائی۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری-کتاب الایمان) کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن کے متعلق فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مَنْ يَّأْمَنُهُ النَّاسُ کہ مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں رہیں یعنی دائرہ اسلام کے اندر اور باہر کے لوگ امن میں رہیں اور جہاں تک ایک بندے کا اپنے آپ سے اور اپنے نفس سے خود کو امن و سلامتی میں رکھنے کا تعلق ہے۔ اِس سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا کو بطور ثبوت کے پیش کیا جاسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَنْ اَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَنْ اَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ وَاَنْ اَجْهَلَ اَوْاُجْهَلَ عَلَيَّ۔ کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مَیں کسی کو گمراہ کروں یا گمراہ کیا جاؤں۔ یا لغزش کھاؤں یا کسی کو لغزش پہنچاؤں یا کسی پر ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا مَیں جاہل بنوں یعنی نافرمانی کی کوئی بات کروں یا میرے خلاف کوئی شخص جہالت کرے۔

پیارے بھائیو! ہم میں سے ہر ایک امن و سلامتی کا سفیر ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر ان تینوں تعریفوں کو سمونا چاہیے۔ آئیں! ان تین تعریفوں کو تقریر کے موضوع کے روحِ رواں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکت پر اپلائی کر کے دیکھتے ہیں۔ تو آپ ایدکم اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی صفات اپنے لئے، اپنے عزیز اقارب، اپنی جماعت کے افراد کے لئے اور اغیار کے لئے بھی امن و آشتی کے پیام بر ہیں۔

سامعین! کسی بھی انسان کی سیرت کے ان تین پہلوؤں کو درج ذیل ترتیب دی جاسکتی ہے۔

i۔ اپنے نفس کے ذریعہ امن کا پیغام

ii۔ اندرونِ جماعت افراد کے لئے امن کا سفیر

iii۔ اغیار کے لئے امن کے پیام بر اور سفیر و ایلچی

اپنے موضوع کے مطابق پہلے دو امور کو نہایت اختصار سے بیان کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اِن حوالہ سے کارکردگی کا اظہار کرنے کے بعد تیسرے نمبر پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

جہاں تک حضورِ انور کا اپنی ذات کے حوالہ سے امن کے سفیر بننے کا تعلق ہے۔ آپ کی ذات اپنے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے، اپنے جاننے والوں کے لئے، اپنے معتقدین کے لئے امن ہی امن کا باعث ہے۔ چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ اور نرمی اور محبت سے کلام آپ ہی کا خاصہ ہے۔ بچوں کی ایک محفل میں ایک بچے کے سوال کے جواب پر آپ نے خود ہی بچے سے سوال کیا کہ کیا آپ نے مجھے کبھی غصّے میں آپ بچوں کو ناراض ہوتے دیکھا ہے؟ آپ خطبات، خطابات اور تقاریر میں جس نرمی و متانت سے بات کرتے ہیں اُس کے تو اغیار بھی گواہ ہیں اور حضور کا طرزِ خطابت کو پسند کرتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر افرادِ جماعت کے ساتھ نرمی، محبت کا سلوک ہے۔ اس حوالے سے تو ہزاروں، لاکھوں افراد کے ساتھ امن و آشتی کی داستانیں جڑی پڑی ہیں۔ ہر شخص اس بات کا دعوے دار نظر آتا ہے کہ حضور بس میرے ہی ہیں اور اپنے ساتھ شفقتوں بھری داستانیں سناتا نظر آتا ہے۔

جماعت میں امن و امان کی بات کریں تو اس حوالے سے دو طور پر بات ہو سکتی ہے۔ اول جماعت کے اندر کی بات کریں تو اپنے خطبات، ملاقاتوں، دِس ویک وِد حضور اور دیگر پروگرامز میں اخلاقیات کا درس، نیکیاں بجالانے اور بُرائیوں سے دُور رہنے کی تلقین دراصل امن و امان کے قیام ہی کے لئے ہے۔ ابھی حال ہی میں گلف امریکہ کے خدام سے ملاقات منعقدہ 23 نومبر 2024ء میں ایک خادم نے حضور سے اپنے لئے روحانی تعلق کے قیام اور تعلیمی ترقی کے لئے دُعا کی جب درخواست کی تو حضور نے تلقین فرمائی کہ پانچ نمازوں کو کبھی نہ چھوڑنا اور اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ چند نوافل بھی ادا کر لیا کریں اور زیادہ استغفار اور درود شریف پڑھیں جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ درود شریف، استغفار اور رَبِّ کُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ اپنی انفرادی بہتری کے لئے اور جماعتی بہتری کے لیے بھی پڑھیں۔

(الفضل 5 دسمبر 2024ء صفحہ 4)

اور دوسرے نمبر پر باوجود شدید مخالفت کے احبابِ جماعت کو صبر و تحمُّل اور دعاؤں کی نصیحت و تلقین در حقیقت جماعت میں امن و سلامتی کے لئے ہی ہے۔ ابھی چند ماہ قبل ایک خطبہ میں حضور نے فرمایا کہ بعض دوست مجھے لکھتے ہیں کہ کب تک صبر کریں گے اب تو حد ہی ہو گئی ہے۔ حضور نے بڑے پیار اور حکمت سے صبر سے کام لینے اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا آخری فتح ہماری ہی ہے۔ کسی مظاہرے اور توڑ پھوڑ میں شامل نہ ہونے کا ہمارا شعار رہا ہے۔ ابھی جو جنگ کے بادل سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ حضور اس تکلیف دہ دَور میں احباب کو مسلسل دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ جو بے امنی اِس وقت پھیل رہی ہے اُس سے احباب جماعت کو بچانے کے لئے نصائح اور مختلف ہدایات دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس جنگ کے حالات میں تین ماہ راشن رکھنے کی تلقین کا تعلق بھی بالآخر امن و سلامتی سے ہے۔ کیونکہ بھوک افلاس اور راشن نہ ملنے سے انتشار پھیلے گا تو معاشرے کا امن تار تار ہو گا۔

پیارے دوستو! تیسرا اور آخری پہلو قیامِ امن کا یا امن و سلامتی کے سفیر کے حوالہ سے جو تعلق ہے وہ دنیا میں امن کا قیام ہے اور جنگ کے بادل جو چھائے ہوئے ہیں اُس میں قیامِ امن کے لئے کوششیں کرنا ہے۔ یہی جماعت احمدیہ کے جملہ مقاصد میں سے ایک اہم مقصد ہے۔ اس کی اہمیت اِس امر سے اُجاگر ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے دو دن قبل پیغام صلح لکھ کر مسلمانوں اور ہندوؤں میں صلح جوئی سے کام لینے اور انسان بن کر ایک دوسرے کے اعضاء بننے کی تلقین فرمائی اور پھر آپؑ کی وفات کے بعد تمام خلفاء امن کے قیام کے لئے بادشاہوں اور حکّام وقت کی رہنمائی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے دنیا کی ترقی اور خوشحالی کا راز امن پسندی کو قرار دیا اور جماعت کو امن پسند جماعت بننے اور چین سے زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 454)

سامعین! خلافت خامسہ کے آغاز سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور رہنمائی میں امنِ عالَم کے لئے ہمہ جہت کوششیں اور کاوشیں جاری ہیں۔ بالخصوص اب جبکہ تیسری عالمی جنگ کے بادل فضاؤں میں منڈلا رہے ہیں۔ اِس امن کے شہزادے اور سفیر نے دنیا کو بار بار امن کی طرف بلایا۔ تمام اقوامِ عالم اور اِن کے سربراہوں کو خطوط اور پیغامات کے ذریعہ دنیا میں ظلم کو روکنے اور تشدّد کی پالیسی کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ خلافتِ خامسہ کا ایک کارہائے نمایاں سے کم نہیں۔ وقت کی رعایت سے صرف ایک خط پیش ہے جو آپ نے مورخہ 28مارچ 2012ء کو امریکہ کے صدر باراک اوباما کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"دنیا میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے مَیں نے یہ ضروری محسوس کیا کہ آپ کی طرف یہ خط روانہ کروں کیونکہ آپ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے منصب پر فائز ہیں اور یہ ایسا ملک ہے جو سُپر پاور ہے... میری آپ سے بلکہ تمام عالمی لیڈروں سے یہ درخواست ہے کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کریں...اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام عالمی لیڈروں کو یہ پیغام سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 8جون 2012ء صفحہ 11-12)

امن کانفرنسز اور سمپوزیم کا انعقاد خلافت خامسہ کے دَور میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے سالانہ پروگرام کا ایک لازمی اور اہم ترین حصہ رہا ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس شرکت کرتے اور حاضرین سے خطاب فرماتے ہیں۔ اس کی پیروی میں دنیا بھر میں جماعتیں امن کانفرنسز اور سمپوزیم منعقد کرتی ہیں۔ ان پروگراموں میں اعلیٰ حکومتی وزراء، اعلیٰ عہدیداران، ملکوں کے سفراء، پارلیمنٹیرینز، شہروں کے میئرز، مذہبی راہنما، تھنک ٹینکس سے تعلق رکھنے والے افراد اور معززین شرکت کرتے ہیں۔ وہ اپنے خطابات میں دنیا میں امن کے قیام کے موضوع پر اسلامی تعلیم کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور خلافت احمدیہ کی امن پسندی اور قیام امن کی کامیابیوں کو سراہتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا دیا ہوا سلوگن "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" اب عالمی سطح پر جماعتِ احمدیہ کی پہچان بن چکا ہے۔

سامعین! خلافتِ خامسہ میں جماعت احمدیہ برطانیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور راہنمائی سے احمدیہ مسلم پیس پرائز کا آغاز کیا۔ جو کسی ایسی اہم شخصیت یا ادارے کو دیا جاتا ہے جنہوں نے امن کے قیام کے لئے غیر معمولی کام کیا ہو۔ دنیا میں امن کے قیام کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ جات میں سربراہانِ مملکت سے ملاقاتوں، حکومتی وزراء، ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن کا پیغام پہنچاتے رہے۔ حضور انور نے اپنے خطابات میں اسلام کی پُرامن تعلیمات کا خوبصورت تذکرہ فرمایا۔ دوسرے ان دورہ جات میں دنیا کے کئی ممالک میں پارلیمنٹس سے حضور انور کے خطابات بھی شامل ہیں۔ جن میں امن کا پیغام دیا گیا۔

مورخہ 29جنوری 2015ء کو برطانیہ میں ایک تقریب کے دوران عزت مآب David Cameron (سابق وزیر اعظم برطانیہ) نے اپنی تقریر میں سیدنا حضور انور کے متعلق کہا کہ

"سیدنا حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن کے پیغامبر ہیں۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کے فلاحی کام اور باہمی پیار و محبت کی آپ کی فلاسفی (محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں) برطانیہ میں بھی اور ساری دنیا میں یونہی پھلتی پھولتی رہے گی۔"

مورخہ 11مئی 2013ء کو ساؤتھ کیلیفورنیا میں سیدنا حضور انور نے ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ اس موقع پر عزت مآب Congresswoman Karen Bass نے کہا۔

"آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک انقلابی شخصیت ہیں جنہوں نے پوری دنیا میں امن اور رواداری کو ترقی دی ہے۔"

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 2015ء میں ٹوکیو میں استقبال کے دوران Chairman Tokibo group of Sata Industries نے کہا کہ

"سیدنا حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنی ساری زندگی قیام امن کے لیے وقف کی ہوئی ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد بین المذاہب امن کا قیام ہے۔ یہ میری خواہش ہے کہ سیدنا حضور انور مستقل طور پر جاپان تشریف لے آئیں تا ہمارا ملک بھی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22 اکتوبر 2019ء کو برلن میں ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ جس میں بڑی تعداد میں ممبرانِ پارلیمنٹ اور دیگر اعلیٰ حکام شامل ہوئے۔ اس موقع پر جرمنی کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر Bettina Müller (بیٹینا مولر) نے کہا کہ

"امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے بھی امن کی خوشبو آتی ہے اور آپ کے وجود میں بھی امن، سلامتی اور سچائی کی تاثیر تھی جو دورانِ پروگرام سارے ماحول میں مجھے محسوس ہوتی رہی۔"

(الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 2021ء)

یونائیٹڈ نیشن کے ادارہ UNESCO میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک تاریخی خطاب ارشاد فرمایا۔ وہاں مالی سے UNESCO کے ایمبیسڈر عمر کائتا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

"امام جماعت احمدیہ وسیع النظر شخصیت ہیں اور امن کے قیام کے لیے کوشاں ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کی امتِ مسلمہ کو ضرورت ہے۔ عالمی انصاف، ہم آہنگی کا جو تصور امام جماعت احمدیہ پیش کرتے ہیں دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے اور آج امت مسلمہ کو ایسے ہی لیڈر کی ضرورت ہے۔ آج میں ایک ایسے انسان کے قریب تھا جو امن وانصاف کا سپوت ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 2021ء)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے دنیا میں امن کے قیام کے لیے وسائل کی منصفانہ تقسیم کی طرف سب کو توجہ دلائی۔ افرادِ جماعت احمدیہ کو خصوصاً محروم طبقوں تک بنیادی سہولیات کی فراہمی کی تلقین فرمائی۔ تا اُن کی تکالیف دور ہوں اور اِن طبقات سے احساسِ محرومی ختم ہو۔ اس ایک پہلو پر ہی نظر ڈالی جائے تو ہر سال جماعت کو بہت سارے ملکوں میں لاکھوں ڈالرز خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ جن میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی، صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی، ہسپتالوں کا قیام، فری میڈیکل کیمپس، یتیم بچوں کے لیے رہائش گاہیں، سکولوں اور مختلف ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کا قیام، غریب بچوں کے لیے تعلیمی وظائف، غرباء کو مکان مہیا کرنا، بھوکوں کو کھانے کی فراہمی اور قدرتی آفات کے موقع پر ہر ممکن مدد اور دکھی انسانیت کی ہر ممکن طریق سے مدد شامل ہے۔

پس جماعت احمدیہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر افلاس و غربت کے خاتمہ کے لئے کوشاں ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے لئے ایک کُنجی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر لوگوں کے پاس کھانے کے لئے خوراک، پینے کے لئے پانی، رہنے کے لئے جگہ، بچوں کے لئے اسکولز اور طبّی سہولیات مہیا ہوں تو لوگ پُر امن طور پر اپنی زندگیاں گزار پائیں گے ورنہ یہ لوگ شدت پسندی کی طرف جائیں گے۔

سامعین! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 اکتوبر 2016ء کو ایک کلیدی خطاب، بر موقع یارک یونیورسٹی، اونٹیریو، کینیڈا میں فرمایا:

"اگر ہم حقیقی طور پر امن قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انصاف سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں عدل اور مساوات کو اہمیت دینی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی خوبصورت فرمایا ہے کہ دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ ہمیں صرف اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ وسیع النظری سے کام لیتے ہوئے دنیا کے فائدے کے لئے کام کرنا ہوگا۔ فی زمانہ حقیقی امن کے قیام کے یہی ذرائع ہیں۔"

اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کی امن کے حوالہ سے کاوشوں میں برکت ڈالے اور دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے۔ آمین

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡